سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس۔یو۔پی۔پی۔2۔ایس۔سی۔آر

مشرا دھاتو نگم لمیٹڈ وغیرہ وغیرہ
بنام
ایم وینکتیا اور دیگران وغیرہ وغیرہ

13اگست2003

[ایس۔راجندر بابو اور ڈوریسوامی راجو، جسٹسز]

قوانین مزدوری:

فیکٹری ایکٹ، 1948 اور اس کے تحت قواعد/کنٹریکٹ لیبر (ضابطہ اور منسوخی) ایکٹ، 1970:

کمپنی کے ملازمین کے طور پر کینٹین ورکرز کی خدمات کو باقاعدہ بنانا-کارکنوں کی طرف سے دائر مینڈمس کی عرضی-عدالت عالیہ کی طرف سے منظور شدہ-اپیل پر، یہ قرار دیا گیا کہ آجر-کمپنی کے طور پر، کینٹین کو برقرار رکھنے کی اپنی قانونی ذمہ داری کو نبھانے میں، ٹھیکے پر کام کرنے والے مزدور، وہ کمپنی کے ملازمین ہوں گے چاہے وہ کمپنی کے مقرر کردہ ٹھیکیدار کے ذریعہ ملازم ہوں۔

جواب دہندگان-کینٹین کارکنوں نے کمپنی کے ملازمین کی حیثیت سے اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے رٹ درخواستیں دائر کی تھیں۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے عرضی درخواست کی اجازت دے دی۔لہذا موجودہ اپیلیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد:1.1.اپیل کنندگان بلاشبہ فیکٹری ایکٹ کی لازمی شقیں اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت

ان پر عائد ذمہ داری کی وجہ سے اپنے اداروں میں متعلقہ کینٹین چلانے کے پابند ہیں۔[G،F-415]

1.2۔اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا کیس میں آئینی بنچ نے فیصلہ دیا کہ جہاں کسی ادارہ میں کینٹین کو برقرار رکھنے کی قانونی ذمہ داری کو نبھانے میں پرنسپل آجر ٹھیکیدار کی خدمات حاصل کرتا ہے،تو کنٹریکٹ لیبر درحقیقت پرنسپل آجر کے ملازمین ہوں گے اور یہ کہ ایسے معاملات کنٹریکٹ لیبر کے خاتمے سے متعلق یا اس پر منحصر نہیں ہیں۔[E،D-415]

اس کے بعد اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ اور دیگران بنام نیشنل یونین واٹر فرنٹ ورکرز اور دیگران [2001]7ایس سی سی 1 آیا۔

ایم۔ایم۔آر۔خان اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1990]ضمیمہ ایس سی سی 191؛ وی ایس ٹی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام وی ایس ٹی انڈسٹریز ورکرز یونین اور دیگر[2001]1 ایس سی سی 298 اور نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمیٹڈ بنام کری پوتھوراجو اور دیگران [2003]7ایس سی سی 384، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ:1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5992۔

1996 کے ڈبلیو پی نمبر 18722 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 24.1.1997 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

1997 کا سی۔اے نمبر 3159،5991 اور 6532۔

اپیل گزاروں کے لیے این بی شیٹی، جی بی پائی، ایس کے ڈھولکیا، اے ٹی ایم سمپت، وی بالا جی، سنجے کپور اور راجیو کپور۔

جواب دہندگان کے لیے ہردیو سنگھ، ایل ناگیشور راؤ، محترمہ مدھو مولچندانی، آر سنتھان کرشنن، جی رام کرشن پرساد، کے سی سدرشن، جینتھ ایم راج، پی پی سنگھ اور ایس ادیا کمار ساگر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

راجیندر بابو، جسٹس۔ دیوانی اپیل نمبر 5992 آف 1997:

مذکورہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے 1996 کے ڈبلیو پی نمبر 18722 میں پہلی جواب دہندہ کی طرف سے دائر کی گئی ہے، جو بدلے میں کارکنوں کے ایک گروپ کی طرف سے دائر کی گئی تھی جس میں مینڈمس کی تحریری درخواست طلب کی گئی تھی جس میں اپیل کنندہ کی کارروائی کا حل کیا گیا تھا کہ انہیں اپنے باقاعدہ ملازمین کے طور پر شامل نہ کرنا اور اپیل کنندہ کمپنی کے باقاعدہ ملازمین کے برابر تنخواہ اور دیگر فوائد کی ادائیگی نہ کرنا غیر قانونی اور من مانی ہے، اور اپیل کنندہ کو ہدایت دینا: (الف) کارکنوں کو اس کے باقاعدہ ملازمین کے طور پر تسلیم کرنا؛ (ب) تنخواہ کے بقایاجات کے ساتھ ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے ان کے لیے تنخواہ کا مناسب پیمانہ اور خدمت کی دیگر شرائط تجویز کرنا۔ عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے اس اور دو دیگر عرضی درخواستوں میں ایک مشترکہ حکم نامے کے ذریعے مندرجہ ذیل حکم منظور کیا:

"مذکورہ بالا مقدمات کا احاطہ 1996 کی رٹ اپیل نمبر 385 مورخہ 27.11.96 کے فیصلے میں کیا گیا ہے۔ درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جائے اور ہدایات جاری کی جائیں۔"

لہذا یہ اپیل۔

دیوانی اپیل نمبر 3159 آف 1997:

مندرجہ بالا اپیل پہلا جواب دہندہ نے 1988 کے ڈبلیو پی نمبر 10967 میں دائر کی ہے، جو آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ کے سامنے 1996 کے ڈبلیو اے نمبر 1493 میں اپیل کنندہ تھا۔ عرضی درخواست میں

B.H.P.V کی کینٹین ایمپلائز یونین اور کینٹین میں کام کرنے والے کارکن، جو اس وقت یونین کے جنرل سکریٹری بھی تھے، نے کینٹین میں مزدوروں کی خدمات کو ریگولر نہ کرنے اور انہیں اپیل کنندہ کے دیگر مستقل کارکنوں کے برابر اجرت کی ادائیگی کے لیے اپیل کنندہ کی کارروائی کا اعلان کرنے کے لیے مناسب ہدایت کی درخواست کی۔ غیر معقول اور آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 21 کی خلاف ورزی، اور اپیل کنندہ کو ان راحتوں کو پورا کرنے کی ہدایت کریں۔ ایک فاضل جج نے 1992 کے W.P نمبر 5682 میں پیش کردہ اسی عدالت کے 30.10.95 کے پہلے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے عرضی درخواست کی اجازت دی: VST انڈسٹریز لمیٹڈ بنام VST انڈسٹریز ورکرز یونین اور دیگر [1996] 1 A.A.L.D 97 WP نمبر 19 میں W19 کا جائزہ بھی درج کرایا۔ 1.10.1996 کو مسترد کر دیا گیا، 1996 کا 1493W.A ایک ڈویژن بنچ کے سامنے دائر کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے 1996 کے ڈبلیو اے نمبر 430 اور 385 میں پیش کیے گئے ڈویژن بنچ کے سابقہ ؟؟ فیصلوں کو ایڈورٹ کیا اور اس میں طے شدہ اصولوں کی روشنی میں، نہ صرف فاضل واحد جج کے نظریہ کی توثیق کی بلکہ یہ بھی ٹھہرایا کہ قواعد 65 کے مطابق آندھرا پردیش، 71، 19، 19، 19، 19، 5، 5، 5 کے مطابق اس بات کی توثیق کی جائے کہ اپیل کنندہ کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ مزدوروں کے لیے کینٹین مہیا کرے اور اس کے نتیجے میں اپیل کو خارج کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں مذکورہ اپیل دائر کی گئی۔

دیوانی اپیل نمبر 5991 آف 1997:

مذکورہ بالا اپیل جواب دہندگان کی طرف سے 1992 کے آئی ڈی 1 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے دائر کی گئی ہے، جو بدلے میں مدعا علیہان کینٹین کارکنوں کی طرف سے دائر کی گئی تھی جس میں مینڈمس کی تحریری درخواست طلب کی گئی تھی جس میں اپیل گزاروں (عدالت عالیہ کے سامنے جواب دہندگان) کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ تقرری کی تاریخ سے تمام نتائج کے فوائد کے ساتھ اپنی خدمات کو باقاعدہ بنائیں۔ 27.11.1996 کے ایک حکم کے ذریعے، ڈویژن بنچ نے 1996 کے تحریری اپیل نمبر 385 میں دیے گئے فیصلے کی طرف اشارہ کیا اور درج ذیل حکم منظور کر کے دعووں کی اجازت دی:

"اس عرضی درخواست کو آج ہماری طرف سے دی گئی 1996 کی رٹ اپیل نمبر 385 کے فیصلے کے ذریعے کامیاب ہونا ہے کیونکہ حقائق مذکورہ کیس کے حقائق سے ملتے جلتے ہیں، سوائے اس کے کہ درخواست گزار حکومت بھارت یعنی بھارت ڈائنامک لمیٹڈ کے آلات کے ملازم ہیں۔ فوری درخواست کا حکم اسی شرائط پر دیا جاتا

ہے جو 1996 کی عرضی اپیل نمبر 385 میں دی گئی تھی۔

لہذا یہ اپیل۔

دیوانی اپیل نمبر 6532 آف 1997؛

مذکورہ اپیل جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کی طرف سے 1993 کے ڈبلیو پی نمبر 8113 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے سامنے دائر کی گئی ہے، جو بدلے میں کینٹین کارکنوں کی طرف سے دائر کی گئی تھی جس میں اعلامیہ طلب کیا گیا تھا: (الف) کہ ایچ پی سی وشاکھاپٹنم ریفائنری میں صنعتی کینٹین (نائٹ شفٹ) چلانے کے لیے ٹھیکیدار کی تقرری کو غیر قانونی اور من مانی قرار دیا جائے (ب) مذکورہ کارکنوں کے ساتھ ایچ پی سی لمیٹڈ کے ملازمین کے طور پر سلوک نہ کرنے پر اپیل گزاروں کی کارروائی کو غیر قانونی اور من مانی قرار دیا جائے اور (ج) نتیجتاً، اپیل گزاروں کو ہدایت دی جائے کہ وہ کینٹین کے کارکنوں کے ساتھ ایچ پی سی لمیٹڈ کے ملازمین کے طور پر سلوک کریں اور انہیں ان کی متعلقہ تقرری کی تاریخ سے کارپوریشن کے باقاعدہ ملازمین کے برابر تنخواہ کے مناسب پیمانے فراہم کریں جس کے نتیجے میں تمام فوائد حاصل ہوں۔ ڈویژن بنچ نے 24.1.1997 کے ایک حکم نامے کے ذریعے مندرجہ ذیل قرار دیا:

"مذکورہ بالا مقدمات کا احاطہ عرضی اپیل نمبر 365 آف 96 مورخہ 27.11.96 کے فیصلے میں کیا گیا ہے۔ درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جائے اور ہدایات جاری کی جائیں۔"

لہذا یہ اپیل۔

اپیل گزاروں اور جواب دہندگان کے فاضل وکیل کو سنیں۔ 1997 کے سی اے نمبر 5991 میں اپیل کنندہ کی جانب سے، کینٹین کام گروں کو باقاعدہ بنانے کے خلاف عرضی کی حمایت میں اسٹیل اتھارٹی آف بھارت لمیٹڈ اور دیگران بنام نیشنل یونین واٹر فرنٹ ورکر اور دیگران [2001] 7 ایس سی سی 1 [میں رپورٹ کیے گئے فیصلے میں پارس 125 (3) سے (6) اور 117 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی۔ 1992 کے سی اے نمبر 6532 میں اپیل کنندہ کے لیے، ہماری توجہ بھارتیہ پیٹرو کیمیکلز کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام شرمک سینا اور دیگران

[1999] 6 ایس سی سی 439؛ بھارتیہ اوورسیز بینک بنام آئی او بی اسٹاف کینٹین ورکرز یونین اور دیگر [2000] 4 ایس سی سی 245 اور وی ایس ٹی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام وی ایس ٹی انڈسٹریز ورکرز یونین اور ایک اور [2000] 1 ایس سی سی 298 میں فیصلے میں کچھ مشاہدات کی طرف مدعو کی گئی تھی تا کہ با قاعدگی کے خلاف دعوے کی حمایت کی جا سکے۔ دوسرے فاضل وکیل نے مذکورہ بالا عرضیوں کو اپنایا۔ جواب دہندگان کی جانب سے، ان فیصلوں کے متعلقہ حصے جو کارکنوں کے موقف کی حمایت کرنے کا دعوی کرتے ہیں، ہمارے نوٹس میں لائے گئے، تا کہ یہ دعوی کیا جا سکے کہ ان اپیلوں میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔

اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا کیس (اوپر) میں کچھ مشاہدات پر انحصار کرتے ہوئے اپیل گزاروں کی جانب سے جمع کرائی گئی عرضیاں اس غلط مفروضے پر آگے بڑھتی ہیں کہ کینٹین کارکنوں کو با قاعدہ بنانے کی اجازت دی جا رہی ہے اور کنٹریکٹ لیبر (ضابطہ اور منسوخی) ایکٹ، 1970 [مختصر طور پر "سی ایل آر اے ایکٹ"] میں موجود شقیں بنیاد پر حکم دیا جا رہا ہے۔ ایم ایم آر خان اور دیگران بنام یونین آف بھارت اور دیگران [1990] ضمیمہ ایس سی سی 191 سے شروع ہونے والے فیصلوں کا سلسلہ اس طرح کے دعوے کو کوئی استحکام یا جمع نہیں دیتا ہے اور اس وجہ سے، ہم اسے قبول کرنے پر راضی نہیں ہیں۔ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا کیس (سوپرا) میں آئینی بنچ کی طرف سے پیراگراف 106 اور 107 میں کیے گئے متعلقہ مشاہدات، خاص طور پر وی ایس ٹی انڈسٹریز کیس (سوپرا) میں رپورٹ کیے گئے فیصلے کو نوٹ کرنے کے بعد، ایسے کسی بھی دعوے کے خلاف ہیں۔

مزید برآں، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کا 1996 کے ڈبلیو اے نمبر 430 میں دیا گیا فیصلہ وی ایس ٹی انڈسٹریز لمیٹڈ کیس (اوپر) میں رپورٹ کیے گئے فیصلے میں اپیل کا موضوع تھا، جس پر، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، آئینی بنچ نے غور کیا جس نے اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ کیس (اوپر) میں فیصلہ دیا اور اس طرح کے مقدمات کو نہ صرف اس سے مختلف مقام پر کھڑا کیا جو آئینی بنچ کے سامنے موضوع تھا، بلکہ یہ بھی مشاہدہ کیا کہ جہاں کسی اسٹیبلشمنٹ میں کینٹین کو برقرار رکھنے کی قانونی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اصول آجر نے ٹھیکیدار کی خدمات حاصل کیں، عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے کہ کنٹریکٹ لیبر درحقیقت پرنسپل آجر کے ملازمین ہوں گے اور یہ کہ ایسے معاملات کنٹریکٹ لیبر کے خاتمے سے متعلق یا اس پر منحصر نہیں ہیں۔ جہاں تک 1996 کی تحریری اپیل نمبر 385 میں پیش کیے گئے اسی ڈویژن بنچ کے آئی ڈی 1 کے فیصلے کا تعلق ہے، اس کے خلاف 97 کے سی اے نمبر 5990 [نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمیٹڈ بنام کری پوتھوراجو اور دیگر] میں دائر اپیل پر الگ سے غور کیا گیا اور آج دیے گئے ہمارے فیصلے سے الگ سے توثیق کی گئی ہے اور انتظامیہ کی طرف سے اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ان تمام

معاملات کو کارکنوں کے حق میں بھی طے کرے گا۔ نتیجتاً، ہم ان تمام اپیلوں میں چیلنج کے ذریعے خلاف ورزی کرنے والوں کو کی گئی عرضیوں میں کوئی میرٹ نہیں دیکھتے ہیں، جس میں متعلقہ اپیل کنندگان بلاشبہ فیکٹری ایکٹ، 1948 کی لازمی شقیں اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ان پر عائد ذمہ داری کی وجہ سے اپنے ادارہ میں متعلقہ کینٹین چلانے کے پابند ہیں۔

اوپر بیان کردہ تمام وجوہات کی بنا پر، یہ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور مسترد ہو جائیں گی۔ کوئی اخراجات نہیں

ایس۔ کے۔ ایس

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document